تصاویر قرآنی

عالم آخرت کی تصویریں

سید قطب شہیدؒ

اب ہم قیامت کے مناظر بیان کریں گے، اور راحت وعذاب کی تصویروں پر روشنی ڈالیں گے۔ اس لیے کہ قرآنی تصاویر میں ان کا حصہ بہت بڑا اور مکمل ہے۔

قیامت اور حشر کی تصویریں

۱۔ قیامت کی منظر کشی کرتے ہوئے فرمایا:

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ - خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ - مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ - (القمر ۵۴: ۶-۸)

جس روز پکارنے والا ایک سخت ناگوار چیز کی طرف پکارے گا، لوگ سہمی ہوئی نگاہوں کے ساتھ اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔ پکارنے والے کی طرف دوڑے جا رہے ہوں گے اور وہی منکرین (جو دنیا میں اس کا انکار کرتے تھے) اس وقت کہیں گے کہ یہ دن تو بڑا کٹھن ہے۔

یہ حشر کے مناظر میں سے ایک منظر ہے۔ مختصر ہے اور تیزی سے گزرنے والا۔ مگر یہ بڑا نمایاں اور حرکت پذیر ہے۔ اس کی علامات وحرکات ہر لحاظ سے مکمل ہیں۔

دیکھیے، یہ گروہ کے گروہ آن واحد میں قبروں سے یوں نمودار ہو رہے ہیں، جیسے ٹڈی دل پھیلا ہوا ہو۔ ٹڈی دل کے جانے پہچانے منظر سے یہ تصور کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ حشر کا یہ منظر کتنا عجیب ہے۔ یہ گروہ پکارنے والے کی طرف بھاگے جا رہے ہیں۔ انھیں کچھ معلوم نہیں کہ پکارنے والا ان کو کس لیے پکار رہا ہے۔ وہ انھیں ایک سخت ناپسندیدہ اور ناگوار چیز کی طرف بلا رہا ہے، جس کے بارے میں انھیں کچھ معلوم نہیں۔ ان کی نگاہیں سہمی ہوئی ہیں، دہشت اور ڈر کے مارے اٹھ نہیں رہیں۔ یہ آخری نقش ہے۔ اس

سے یہ تصویر مکمل ہو جاتی ہے۔

ہجوم، دہشت، اور جلدی کے اس عالم میں کفار کہتے ہیں کہ "یہ دن تو بڑا کٹھن ہے"۔ ظاہر ہے کہ ان چھوٹے چھوٹے جملوں کے بعد منظر کا کون سا پہلو ہے جس کی تصویر کشی باقی رہ جاتی ہے۔ اب سامعین اس سخت، ناگوار دن کو چشم تخیل سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ خود اس تصویر کا حصہ بن جاتے ہیں، کیونکہ تصویر متحرک ہے۔ گویا ان کی اپنی تصویر ان کی نگاہ کے سامنے ہے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ ابھی قبروں سے اٹھے ہیں، خوف و ہراس ان پر اسی طرح نمایاں ہے جس طرح اس منظر میں ہر زندہ چیز متاثر نظر آتی ہے۔

۲۔ یہ قیامت کے مناظر میں سے دوسرا منظر ہے۔ اس منظر میں لوگوں کے تیزی سے بھاگنے کا ذکر بھی ہے، اور ان کے خوف اور خطرے کا بھی۔ مگر یہ پہلے منظر کی نسبت زیادہ ہولناک ہے، اور اس کی تصویر کا رنگ زیادہ گہرا ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ، اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ۔
مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ، وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ (ابراهیم ۱۴: ۴۲-۴۳)۔

اب یہ ظالم لوگ جو کچھ کر رہے ہیں، اللہ کو تم اس سے غافل نہ سمجھو۔ اللہ تو انھیں ٹال رہا ہے۔ اس دن کے لیے جب حال یہ ہوگا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی ہیں، سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں، نظریں اوپر جمی ہیں اور دل اڑے جاتے ہیں۔ اے نبیؐ اس دن سے تم انھیں ڈرا دو جب کہ عذاب انھیں آلے گا۔

ان آیات میں چار تصویریں ہیں جو بتدریج ایک کے بعد ایک نمودار ہو رہی ہیں، یا ایک ہی واقعے کے چار مناظر ہیں جن کو ایک دوسرے کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ اس طرح ذہن میں ایک نمایاں صورت سامنے آ جاتی ہے۔ یہ ایک نادر تصویر ہے: گھبراہٹ کی، شرمندگی کی، ڈر اور خوف کی، اور پھر لاچارگی کے سامنے سپر ڈال دینے کی۔ اس میں حزن و غم کے گہرے سائے ہیں، اور لوگ اس سے انتہائی مغموم اور حسرت کا شکار نظر آ رہے ہیں۔ یہ تصویر آج کے زندہ انسانوں کو دکھائی جا رہی ہے، اور جن کی تصویر ہے وہ بھی زندہ انسان ہیں، مگر کل کے۔ دونوں کے حواس یکساں قسم کے ہیں۔ اس طرح کل کے زندہ آدمیوں کی یہ تصویر آج کے زندہ انسان کے دلوں پر نقش ہو جاتی ہے، اور اس طرح مشترک وجدان و تخیل کے ذریعے ایک کا شعور و ادراک، دوسرے کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب قاری ان آیات کو پڑھتا ہے تو اس کے رگ و پے پر دہشت طاری ہو جاتی ہے، اور وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ یہ حالت خود اس کی ذات پر طاری ہو رہی ہے۔

۳۔ اب ہول اور خوف و دہشت کی ایک عظیم تصویر سامنے آتی ہے۔ الفاظ اس کی ہولناکی کو بیان کرنے

سے قاصر ہیں۔ ہم اسے نقل کرتے ہیں تاکہ وہ خود اپنے مفہوم کا اظہار کرے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَھَا تَذْھَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ۔ (الحج ۲۲: ۱-۲)۔

لوگو' اپنے رب کے غضب سے بچو' حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس روز تم اسے دیکھو گے' حال یہ ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی' ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا' اور لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے' حالاں کہ وہ نشے میں نہ ہوں گے' بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہوگا۔

ایک منظر یہ ہے: زمین زور زور سے ہل رہی ہے' گویا اس کو پکڑ کے جھنجھوڑا جا رہا ہے۔ ہر چیز ہل رہی ہے۔ قیامت برپا ہے۔ زلزلے کی تصویر خود ہی ہولناک ہے' آنے والے منظر اور زیادہ خوف ناک ہیں۔

ایک ہولناک منظر ایسی دودھ پلانے والی عورتوں سے بھرا ہوا ہے جو اپنے بچوں کو بالکل بھول گئی ہیں۔ اِدھر اُدھر دیکھ رہی ہیں مگر انھیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔ حرکت تو کر رہی ہیں مگر خود کو کچھ پتہ نہیں کہ کدھر جا رہی ہیں۔ ایک اور منظر ہے جس میں خوف و دہشت کا یہ عالم ہے کہ حاملہ عورتوں کے حمل گر گئے ہیں۔

آخری منظر میں لوگ یوں دکھائی دے رہے ہیں جیسے ان پر نشہ طاری ہے۔ انھوں نے نشہ نہیں پیا' مگر ان کی بہکی بہکی نظروں اور لڑکھڑاتے ہوئے پاؤں سے ظاہر ہے کہ وہ نشہ میں مدہوش و بد حواس ہیں۔

لوگوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ آنکھ دیکھ رہی ہے' تخیل پر تصویر چھائی ہوئی ہے' مگر بڑھتی ہوئی دہشت' ہر چیز کو فراموش کرائے دے رہی ہے۔ اس لیے پورا منظر ہر طرف سے ذہن میں قرار نہیں پکڑ رہا۔ اس ہول و دہشت کا اندازہ حجم اور ضخامت سے نہیں لگایا جا سکتا' اس کا کچھ اندازہ انسانوں پر جو گزر رہی ہے اسی سے ہو سکتا ہے: دودھ پلانے والی عورتوں کو دیکھیے جو اپنے بچوں کو بھول گئیں۔ ان حاملہ عورتوں پر نظر ڈالیے' ڈر کے مارے جن کے حمل ساقط ہو گئے۔ پھر ان آدمیوں کو دیکھیے جو نشہ استعمال کیے بغیر نشہ سے بد حواس نظر آ رہے ہیں۔

دراصل اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی بڑا شدید ہے' یہ اسی کی کار فرمائی ہے۔

۳۔ یہ تین مناظر خوف و دہشت کے مناظر کی ہولناکی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھینچ دیتے ہیں۔ اب وہ مناظر دیکھیے جن کا ادراک صرف وجدان ہی کر سکتا ہے۔

لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْھُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ (عبس ۸۰: ۳۷)۔

ان میں سے ہر شخص پر اس دن ایسا وقت آپڑے گا کہ اسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا۔

وَلَا يَسْئَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا (المعارج ۷۰: ۱۰)۔

اور کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا۔

دل اور خیال پر فکر و پریشانی کے چھا جانے کی ان سے زیادہ مختصر اور مختصر ہونے کے باوجود مفصل و موثر تصویریں اور کیا ہو سکتی ہیں۔ دل کی یہ کیفیت ہے کہ اپنی فکر اور پریشانی کے سوا اس میں کسی چیز کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ اپنے سوا نہ کسی کو پوچھتا ہے' نہ کسی دوسری چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

۵۔ آخر میں حشر کے مقامات میں سے ایک اور مقام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعض اجزا میں تفصیل پائی جاتی ہے۔ یہ خود متعدد مناظر پر مشتمل ہے۔ کہیں دو منظروں کے درمیان وقفہ پایا جاتا ہے' مگر اسے تخیل بھر دیتا ہے۔

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ۔ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ (یٰسین ۳۶: ۴۹-۵۰)۔

وہ بس ایک دھماکہ ہے جو یکایک انھیں اس حالت میں دھر لے گا جب یہ (اپنے دنیوی معاملات) میں جھگڑ رہے ہوں گے' اور اس وقت یہ وصیت تک نہ کر سکیں گے' نہ اپنے گھروں کو پلٹ سکیں گے۔

یہ پہلی چنگھاڑ ہے! اس نے ان کو اچانک آلیا ہے جب کہ یہ ابھی اپنے جھگڑوں' قضیوں ہی میں مشغول ہیں۔ یہ اس قدر اچانک آگئی ہے کہ ان کے لیے کچھ کہنا سننا اور وصیت کرنا بھی ممکن نہیں ہو رہا۔ تاکہ انھیں جلدی سے قبروں میں پہنچا دے۔

پھر دیکھیے:

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ۔ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا۔ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ۔ (یٰسین ۳۶: ۵۱-۵۲)۔

پھر ایک صور پھونکا جائے گا۔ اور یکایک یہ اپنے رب کے حضور پیش ہونے کے لیے اپنی اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے۔ گھبرا کر کہیں گے: "ارے' یہ کس نے ہمیں ہماری خواب گاہ سے اٹھا کھڑا کیا؟" — "یہ وہی چیز ہے جس کا خدائے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں کی بات سچی تھی"۔

یہ دوسری چنگھاڑ ہے! اب یہ قبروں سے اٹھ کر اپنے رب کی طرف بھاگے جا رہے ہیں۔ سخت دہشت زدہ ہیں۔ اسی دہشت کے عالم میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں' یہ ہمیں قبروں سے کس نے اٹھا دیا۔ پھر

ذرا آنکھیں ملتے ہیں تو پتا چلتا ہے: "یہ تو وہی چیز ہے' وہی وقت ہے' جس کا رب رحمٰن نے وعدہ کیا تھا۔ پیغمبر سچ ہی کہتے تھے"۔

آگے سنیے:

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَاهُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ۔ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (یٰسین ۳۶: ۵۳-۵۴)۔

ایک ہی زور کی آواز ہوگی اور سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیے جائیں گے۔ آج کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور تمھیں ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے تم عمل کرتے رہے تھے۔

یہ آخری چیخ ہے! اس وقت سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیے گئے ہیں۔

اب لوگ واقعی جمع ہو گئے ہیں۔ منظر کا نقشہ پوری طرح کھنچ گیا ہے۔ جو لوگ آج اس وقت قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں' وہ دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں کہ ان سے کیا کہا جا رہا ہے: "آج کے دن کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا' اور تم کو ان ہی کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے"۔

۶۔ یہ ایک اور منظر اس وقت کا ہے جب قیامت کے دن سب لوگ جمع ہو گئے ہیں' اور انھیں خدا کے سامنے پیش کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اچانک ہم ایک گروہ دیکھتے ہیں۔ یہ دنیا میں ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے' مگر اب ایک دوسرے سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے تک نہیں۔ دنیا میں یہ لوگ ایک دوسرے کو گمراہی میں سہارا دیتے تھے' آگے بڑھاتے تھے۔ ان میں سے بعض اہل ایمان کے مقابلے میں فخر و غرور کا اظہار کرتے تھے' اور جب مومن آخرت کی نعمتوں کے لیے تگ و دو کرتے تھے تو یہ ان کا مذاق اڑاتے تھے۔

اب یہ لوگ گروہ در گروہ دوزخ کی جانب دھکیلے جا رہے ہیں۔ یہ پہلا گروہ ہے جو جہنم رسید ہو چکا ہے۔ ان کو دوسرے گروہ کے واصل جہنم ہونے کی خبر ملتی ہے۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ (ص ۳۸: ۵۹)۔

یہ ایک لشکر ہے جو تمھارے پاس گھسا چلا آ رہا ہے۔

تو اس کا جواب وہ کیا دیتے ہیں؟ کہتے ہیں:

لَا مَرْحَبًا بِهِمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ۔ (ص ۳۸: ۵۹)

"کوئی خوش آمدید ان کے لیے نہیں ہے' یہ آگ میں جھلسنے والے ہیں"۔

تو کیا جن کو گالی دی گئی وہ سن کر خاموش رہیں گے؟ ہرگز نہیں۔ وہ انھیں جواب دیتے ہیں:

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ - (ص ۳۸ : ۶۰)

وہ ان کو جواب دیں گے' "نہیں بلکہ تم ہی جھلسے جا رہے ہو' کوئی خیر مقدم تمہارے لیے نہیں۔ تم ہی تو یہ انجام ہمارے سامنے لائے ہو' کیسی بری ہے یہ جائے قرار"۔

پھر کیا ہوتا ہے؟ وہ اہل ایمان ان کو یہاں نظر نہیں آ رہے ہیں جن پر وہ دنیا میں کبر و غرور کا اظہار کیا کرتے تھے' اور سمجھتے تھے کہ ان کا انجام برا ہو گا۔ یہ کیا بات ہوئی! وہ ان کے ساتھ جہنم میں کیوں داخل نہیں ہوئے۔

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ - اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ - اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ - (ص ۳۸ : ۶۲-۶۴)

اور وہ آپس میں کہیں گے "کیا بات ہے' ہم ان لوگوں کو کہیں نہیں دیکھتے جنھیں ہم دنیا میں برا سمجھتے تھے؟ ہم نے یونہی ان کا مذاق بنا لیا تھا' یا وہ کہیں نظروں سے اوجھل ہیں؟ بے شک یہ بات سچی ہے' اہل دوزخ میں یہی کچھ جھگڑے ہونے والے ہیں۔

ہم آج جہنمیوں کے اس لڑائی جھگڑے کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے یہ ہماری نگاہوں کے سامنے ہو رہے ہیں۔ ہر انسان اپنے دل کی گہرائیوں میں یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا یہ ماجرا خود اس کو پیش آ رہا ہے۔ بس وہ کسی طرح اس سے بچے۔ ڈر رہا ہے' بچ رہا ہے ---- اگر اب ڈرنے کا کوئی فائدہ ہو ---- کہ یہ افتاد اس پر نہ پڑے۔

راحت و عذاب کی تصویریں

یہ حشر و نشر کے مناظر تھے' جہنمیوں کی باہمی گفتگو تھی' اور گہری دوستی کے باوجود ایک دوسرے کو پہچاننے سے انکار۔ اب ہم جنت و جہنم کے راحت و عذاب کی چند تصویریں پیش کرتے ہیں:

۱۔ دوزخیوں کے جہنم رسید ہونے کا' جنتیوں کے جنت میں استقبال کا' اور عدالت الٰہی کے اختتام کا' یہ تین مناظر دیکھیے: دوزخیوں کا منظر بیان ہوتا ہے:

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتّٰى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ - قِيْلَ ادْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ - (الزمر ۳۹ : ۷۱-۷۲)

(اس فیصلہ کے بعد) وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا تھا' جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے' یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے

کارندے ان سے کہیں گے "کیا تمہارے پاس تمہارے اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جنھوں نے تم کو تمہارے رب کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہو کہ ایک وقت تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہوگا؟" وہ جواب دیں گے "ہاں' آئے تھے' مگر عذاب کا فیصلہ کافروں پر چپک گیا"۔ کہا جائے گا' داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں' یہاں اب تمہیں ہمیشہ رہنا ہے' بڑا ہی برا ٹھکانا ہے یہ متکبروں کے لیے۔

اب اہل جنت کے منظر کا نظارا کیجیے:

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ۔ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ۔ (الزمر ۳۹: ۷۳-۷۴)۔

اور جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے انھیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے' اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے' تو اس کے منتظمین' ان سے کہیں گے کہ "سلام ہو تم پر' بہت اچھے رہے' داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لیے"۔ اور وہ کہیں گے "شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہم کو زمین کا وارث بنا دیا' اب ہم جنت میں جہاں چاہیں اپنی جگہ بنا سکتے ہیں"۔ پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے۔

اس منظر کا اختتام ان الفاظ پر ہوتا ہے:

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (الزمر ۳۹: ۷۵)۔

اور تم دیکھو گے کہ فرشتے عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے اپنے رب کی حمد و تسبیح کر رہے ہوں گے۔ اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ چکا دیا جائے گا' اور پکار دیا جائے گا کہ حمد ہے اللہ رب العالمین کے لیے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ منظر ہر طرح نمایاں اور واضح ہے۔ اس کے سارے خطوط بڑے حسن اور خوبی کے ساتھ مرتب و منظم اور ہم آہنگ ہیں' اس کی جزئیات تک نگاہ کے سامنے ہیں۔ یہ ہماری کسی تشریح و توضیح کا محتاج نہیں۔

آیئے' اب جنت و جہنم والوں پر جو کچھ گزر رہی ہے' ہم ذرا پس دیوار جنت و جہنم جا کر اس کا نظارا کریں

۲۔ دوزخیوں کا حال یہ ہے:

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ - طَعَامُ الْاَثِیْمِ - کَالْمُهْلِ يَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ - كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ - خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ - ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ - ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ - اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ - (الدخان ۴۴: ۴۳-۵۰)۔

زقوم کا درخت گناہ گار کا کھاجا ہوگا' تیل کی تلچھٹ جیسا' پیٹ میں وہ اس طرح جوش کھائے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے۔ "پکڑو اسے اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب۔ چکھ اس کا مزا' بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے تو۔ یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم لوگ شک رکھتے تھے"۔

اور اہل جنت کا مقام یہ ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ - فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ - يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ - كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ - يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ - لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ (الدخان ۴۴: ۵۱-۵۶)

خدا ترس لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں' حریر و دیبا کے لباس پہنے' آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ ہوگی ان کی شان۔ اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے۔ وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیز چیزیں طلب کریں گے۔ وہاں موت کا مزہ وہ کبھی نہ چکھیں گے۔ بس دنیا میں جو موت آچکی' سو آچکی۔ اور اللہ اپنے فضل سے ان کو جہنم کے عذاب سے بچادے گا۔

یہ مناظر بھی واضح اور نمایاں ہیں' تشریح و توضیح سے بے نیاز۔

۳۔ ہم قیامت کے مناظر کے تذکرہ کو ایک ایسے منظر پر ختم کرتے ہیں جو متعدد متنوع و مختلف مناظر پر مشتمل ہے اور جس کو بڑے انوکھے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ - الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ - (الاعراف ۷: ۴۴-۴۵)۔

پھر یہ جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے "ہم نے ان سارے وعدوں کو ٹھیک پایا جو ہمارے رب نے ہم سے کیے تھے کیا تم نے بھی ان وعدوں کو ٹھیک پایا جو تمہارے رب نے کیے تھے؟"۔ وہ جواب دیں گے "ہاں"۔ تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے

گا کہ "خدا کی لعنت ان ظالموں پر جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے منکر تھے"۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ۔ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۔ (الاعراف ۷: ۴۶-۴۷)۔

ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک اوٹ حائل ہوگی جس کی بلندیوں (اعراف) پر کچھ اور لوگ ہوں گے۔ یہ ہر ایک کو اس کے قیافہ سے پہچانیں گے اور جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ "سلامتی ہو تم پر"۔ یہ لوگ جنت میں تو داخل نہیں ہوئے مگر اس کے امیدوار ہوں گے۔ اور جب ان کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے، "اے ہمارے رب، ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیو"۔

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ۔ أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۔ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ (الاعراف ۷: ۴۸-۵۰)۔

پھر یہ اعراف کے لوگ دوزخ کی چند بڑی بڑی شخصیتوں کو ان کی علامتوں سے پہچان کر پکاریں گے کہ "دیکھ لیا تم نے، آج نہ تمہارے جتھے تمہارے کسی کام آئے اور نہ وہ سازو سامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے۔ اور کیا یہ اہل جنت وہی لوگ نہیں ہیں، جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان کو تو خدا اپنی رحمت میں سے کچھ نہ دے گا؟ آج انھی سے کہا گیا کہ داخل ہو جاؤ جنت میں تمہارے لیے نہ خوف ہے نہ رنج"۔ اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمھیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو"۔ وہ جواب دیں گے کہ "اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان منکرین حق پر حرام کر دی ہیں جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تفریح بنا لیا تھا"۔

کئی مناظر ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں! یہ یکے بعد دیگرے سامنے نمودار ہو رہے ہیں:

پہلے، جنت والے اور دوزخ والے ہمارے سامنے کھڑے ہیں۔ جنت والے دوزخ والوں سے کہتے ہیں: ہمارے پروردگار نے جو وعدہ ہم سے کیا تھا ہم نے تو اسے سچا پایا، کیا تم نے بھی اس کے وعدہ کو سچا پایا ہے؟ اس سوال میں دوزخیوں کا جس طرح مذاق اڑایا گیا ہے وہ بالکل واضح ہے۔ اب وہ حقیقت کا انکار نہیں کر

سکتے، نہ اس کو ٹال سکتے ہیں۔ کہتے ہیں: ہاں۔ اسی اثنا میں پکارنے والا پکارتا ہے: ظالموں پر خدا کی لعنت ہو۔
پھر ہم اعراف کے سامنے جا کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ جنت و جہنم کے مابین حد فاصل ہے۔ اعراف کی دیوار پر چند آدمی بیٹھے ہیں جو اہل جنت و جہنم دونوں کو اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔ جب یہ جنت والوں کو دیکھتے ہیں تو سلام اور مبارکباد پیش کرتے ہیں، اور جب ان کی نگاہیں دوزخیوں کی طرف پھرتی ہیں تو ان کو لعنت ملامت کرتے ہیں۔ وہ دوزخیوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ "کیا یہ وہی جنتی لوگ نہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کھا کر یقین دلاتے تھے کہ ان پر ہرگز خدا کی رحمت نہیں ہوگی"۔ اب ذرا دیکھو وہ کہاں ہیں؟ اب وہ جنت میں ہیں اور ہر طرح کے احترام واکرام سے نوازے جارہے ہیں۔

اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ جہنمی، اہل جنت سے پانی اور دیگر نعمتیں مانگ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انھیں دے رکھی ہیں۔ ان کے پاس خدا کی دی ہوئی ہر چیز موجود ہے، جو لوگ محروم التفات ہیں ان پر بھی نگاہ کرم چاہیے مگر جنت والے یہ کہہ کر معذرت کردیتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں دوزخیوں پر حرام ہیں۔

یہ ہیں قیامت کے مناظر و مشاہد۔ اور یہ ہیں وہ مکالمے اور بحث و جدل جو آخر میں ہوں گے۔ اور یہ ہیں اخروی زندگی میں راحت و عذاب کی تصاویر۔ ذرا سوچیے، جب قاری کے سامنے یہ مناظر گزر رہے تھے، تو کیا وہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ واقعات مستقبل بعید میں پیش آنے والے ہیں؟ یا اس کے برعکس وہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ واقعات قرات و تلاوت کے وقت اس کی نگاہ کے سامنے پیش آرہے ہیں اور وہ اپنی آنکھوں سے ان کو دیکھ رہا ہے؟

جہاں تک میرا تعلق ہے، ان آیات کو پڑھتے ہوئے میں اپنے آپ کو یکسر بھول گیا۔ میں یہ بھی بھول گیا کہ میں ان مناظر کو ان کے فنی لباس میں دیکھ رہا ہوں۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں ان واقعات کو عالم خیال میں نہیں، اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھ رہا ہوں۔ دراصل یہ قرآن کے اسلوب کا اعجاز ہے، جو وہ ان مناظر کی تصویر کشی کرنے اور انھیں پیش کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اس اعجاز کی اہمیت دوبالا ہو جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تصویر کشی صرف الفاظ کے ذریعے کی گئی ہے، کسی مادی آلہ کی مرہون منت نہیں۔